ادبیات

نعت

جناب مخمور دہلوی

وہ جھوٹا ہے جو اس منصب کا دعویدار ہے ساقی
خدا شاہد کہ میخانے کا تو مختار ہے ساقی

بہت تھے دیکھنے والے مگر سمجھا نہیں کوئی
تجھے پہچاننے کو بھی نظر درکار ہے ساقی

مبارک سب کو تیرا رحمۃ للعالمیں ہونا
تری رحمت دو عالم میں بروئے کار ہے ساقی

بہشت آرزو ہے تیرے کوچے کی زمیں مجھ کو
مری جنت تو تیرا سایۂ دیوار ہے ساقی

یہ خود پیاسے نہیں اوروں کو تشنہ لب نہیں رکھتے
ترے رندوں میں کتنا جذبۂ ایثار ہے ساقی

قیامت تک نہ اس ظلمت کدہ میں روشنی ہوتی
تری ذات گرامی مظہر انوار ہے ساقی

حفاظت میں جو تیری آئے وہ محفوظ رہتا ہے
تلاطم ہو کہ طوفاں اس کا بیڑا پار ہے ساقی

تو ہر افضل سے افضل ہے تو ہر بہتر سے بہتر ہے
تری عظمت سے عالم میں کسے انکار ہے ساقی

ترے قدموں میں آ کر معصیت دم توڑ دیتی ہے
ترا دامن گنہگاروں کا پردہ دار ہے ساقی

غم دنیا و ما فیہا سے فرصت مل گئی گویا !!
وہ اچھا ہے جو تیرے عشق کا بیمار ہے ساقی

ترے در کے سوا اس کو کہیں سے کچھ نہیں ملتا
طلب سے جس کو نفرت مانگنے سے عار ہے ساقی

کبھی کا کاروان کیف و مستی لٹ گیا ہوتا
یہاں سب سو رہے ہیں ایک تو بیدار ہے ساقی

نہیں مخمور ہی پر منحصر یہ کیف کا عالم
جسے دیکھو محبت میں تری سرشار ہے ساقی